20275-ضرورت سے زیادہ مکان تعمیر کرنا اوراس کی زکاۃ

سوال

میں نے ایک حدیث پڑھی ہے کہ : جس نے ضرورت سے زیادہ گھر بنایا تو روز قیامت وہ اسے اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے گا.

اگر انسان ضرورت سے زیادہ گھر کی فرض کردہ زکاۃ ادا کرتا ہو تو کیا پھر بھی روز قیام تا سے اٹھا کر لائیگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جس حدیث کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے اس کے متعلق ہم نہیں جانتے، لیکن جو ثابت ہے وہ یہ کہ جس شخص نے بھی دنیا میں کوئی چیز چوری کی، یا کسی کا زبردستی حق چھینا، یا میدان جنگ سے تقسیم غنیمت سے قبل مال غنیمت میں خیانت کی وہ روز قیامت اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائیگا، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں وارد ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور مال غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا اور اس معاملہ کو بہت عظیم قرار دیتے ہوئے فرمایا :

"میں تم میں سے کسی شخص کو بھی روز قیامت ایسے نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ ممیاہ رہی ہو، اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو اور وہ ہنہنا رہا ہو.

اور وہ شخص مجھے کہے :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد کرو تو میں کہوں :

میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں، میں نے تجھے پہنچا دیا تھا"

اور اس شخص کی گردن پر اونٹ سوار ہو گا جو آواز نکال رہا ہو گا، تو وہ شخص مجھے کہے گا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد فرمائیں تو میں کہونگا :

میرے پاس تیرے لیے کچھ نہیں ہے، میں نے تو حکم پہنچا دیا تھا.

اور اس کی گردن پر خاموش سونا اور چاندی ہو، تو وہ کہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ میری مدد کریں، تو میں اسے کہونگا :

میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں، میں نے تو پہنچا دیا تھا، اور اس کی گردن پر کپڑے حرکت کر رہے ہوں، تو وہ شخص کہے میری مدد کرو، تو میں کہوں : میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تو حکم پہنچا دیا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2908) صحیح مسلم حدیث نمبر (1831).

ثغاء : بکری کے ممیانے کی آواز کو کہتے ہیں :

حمحمۃ : گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز کو کہتے ہیں.

رغاء : اونٹ کی آواز.

صامت : سونا اور چاندی ہے.

رقاع تخفق : کپڑے حرکت کر رہے ہونگے.

دوم :

رہا یہ مسئلہ کہ : مسلمان شخص کا اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضرورت سے زیادہ مکان بنانا تو اس کے متعلق ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"علماء اس پر متفق ہیں کہ آدمی کا اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سر چھپانے، اور سردی و گرمی اور بارش اور لوگوں کی نظروں سے بچنے کے لیے مکان بنانا فرض ہے، یا جو ہم نے بیان کیا ہے اس کے چھپانے کے لیے مکان حاصل کرنا فرض ہے...

اور اس پر متفق ہیں کہ جب آدمی اللہ تعالی کے سارے حقوق ادا کر دے تو پھر اس کا کمائی اور عمارت میں وسعت اختیار کرنا مباح ہے، پھر ان کا اس میں اختلاف ہے کہ کون مجبور ہے، اور کون مجبور نہیں" اھ

دیکھیں : مراتب الاجماع (155).

مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ دنیاوی امور میں عدم وسعت اختیار کرے، اور جتنی ضرورت ہو اسی پر اقتصار کرے، اس کی دلیل اسراف اور فضول خرچی سے ممانعت کے عمومی دلائل ہیں :

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور کھاؤ پیو اور اسراف و فضول خرچی مت کرو، یقینا اللہ تعالی فضول خرچی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا}. الاعراف (31).

اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں، بلکہ وہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقہ پر خرچ کرتے ہیں}. الفرقان (67).

امام ترمذی رحمہ اللہ نے خباب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بندے کو مٹی کے علاوہ ہر چیز میں خرچ کرنے پر اللہ تعالی اجر و ثواب سے نوازتے ہیں، یا فرمایا : عمارت کے علاوہ"

سنن ترمذی حدیث نمبر (4283) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے خباب رضی اللہ تعالی کا قول نقل کیا ہے.

دیکھیں : صحیح بخاری حدیث نمبر (5672) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ ضرورت سے زیادہ پر محمول کیا جائیگا " اھ

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت سے بھی استلال کیا جائیگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مشغول ہونے سے پرہیز کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی دنیاوی مال زیادہ ہونے سے بچنے کا کہتے ہوئے فرمایا :

" اللہ کی قسم مجھے تمہارے فقیر اور تنگ دست ہونے کا ڈر نہیں، لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم پر دنیا کھول دی جائیگی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کے مال کی فراوانی کی گئی تو تم بھی اسی طرح دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے جس طرح انہوں نے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی، تو جس طرح دنیا نے انہیں ہلاک کر دیا تمہیں بھی ہلاک کر دے گی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3158) صحیح مسلم حدیث نمبر (2961).

سوم :

مسلمان شخص جو گھر اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لیے تیار کرتا ہے اس میں کوئی زکاۃ نہیں، چاہے اس کی کتنی بھی قیمت بڑھ جائے، اور جو گھر اور عمارت وہ کرایہ پر دینے کے لیے تعمیر کرتا ہے ان میں فی ذاتہ زکاۃ نہیں، بلکہ اس کا کرایہ جب نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال پورا ہو جائے تو کرائے پر زکاۃ ہوگی.

اور جو گھر فروخت کرنے کے لیے تعمیر کیے جاتے ہیں ان میں زکاۃ ہوگی، کیونکہ وہ تجارتی سامان میں شامل ہوتے ہیں، اس لیے سال پورا ہونے پر اس کی قیمت لگا کر اس کی زکاۃ نکالی جائیگی، اور زکاۃ کی مقدار اس کی اجمالی قیمت سے بیسواں حصہ ہے، اسم سئلہ کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (10823) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.